بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین مسلمان ہوجائیں تو غیر مسلم بچوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک غیر مسلم کا سوال ہے کہ اگر میں مسلمان ہوجاؤں تو میرے غیر مسلم بچوں کا کیا ہوگا؟

جواب

اسلام دینِ رحمت ہے، اس کے تمام احکام انسانوں کے لیے خیر، بھلائی اور عظیم مصالح پر مبنی ہیں۔ اگر کوئی غیر مسلم مرد یا عورت اسلام قبول کرے تو اس کے بچوں کے متعلق حکم شریعت یہ ہے کہ اس کی اولاد، اس کی اولاد ہی شمار ہوگی اور وہ اپنی اولاد سے حسن سلوک کرے گا اور اولاد اس سے حسن سلوک کرے گی بلکہ جب والدین میں سے کوئی ایک مسلمان ہوگیا تو یہ نہ صرف اس کی اپنی ہدایت اور نجات کا سبب بنتا ہے بلکہ اس کی اولاد کے لیے بھی ہدایت کے روشن امکانات پیدا ہوجاتے ہیں بلکہ اگر والدین میں سے کوئی ایک بھی مسلمان ہوجائے تو نابالغ، ناسمجھ بچہ بھی مسلمان شمار ہوگا اور سمجھداری کی عمر تک پہنچنے کے بعد سے جب تک وہ صریح طور پر اسلام کے خلاف کوئی عقیدہ اختیار نہ کرلے، اس پر مسلمانوں والے احکام جاری ہوں گے۔

دنیاوی احکام میں شریعت مطہرہ کا حکم یہ ہے کہ والدین اور اولاد کے درمیان جو غیر اختیاری طبعی میلان اور فطری کشش ہوتی ہے، اس طبعی میلان پر مؤاخذہ نہیں سوائے اس کے کہ ایمان کی محبت کو اس پر نہایت غالب رکھے اور اس بات کا لازمی طور پر خیال رکھے کہ ان سے حسن سلوک کرتے ہوئے اپنے ایمان پر کوئی سمجھوتا نہ کرے اور خدا کی نافرمانی کے کاموں میں ان کی بات نہ مانیں کہ والدین اور اولاد کا حق اپنی جگہ ہے لیکن ان سے بڑھ کر ہم پر خدا کا حق ہے، لہذا اسے بھی کسی صورت فراموش نہ کرے۔

غیر مسلم والدین ہوں یا غیر مسلم اولاد، ان کے ساتھ ملنے جلنے، کھانے پینے، ساتھ زندگی گزارنے وغیرہا سب امور کی اجازت ہے بلکہ والدین کی بات چونکہ دوسروں کے بنسبت زیادہ اثر رکھتی ہے اس لئے سمجھانے کی صورت میں امید ہے کہ غیر مسلم اولاد اسلام کی طرف مائل ہوجائے، ایسی صورت میں انہیں اسلام کی طرف مائل کرنے لئے بہت زیادہ رواداری اور نرمی کی گنجائش ہے، البتہ شرط یہ ہے کہ اس کوشش میں والدین کا اپنا ایمان محفوظ رہے، ایسا نہ ہو کہ انہیں اسلام کی طرف لانے کے جذبے میں وہ خود اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ یونہی والدین اگر غیر مسلم ہیں اور اولاد مسلمان ہوجائے تو اولاد محبت و نرمی سے سمجھا کر والدین کو مسلمان کر سکتی ہے۔

اور اگر غیر مسلم اولاد اسلام کی طرف مائل نہ ہو بلکہ کفر پر ڈٹی رہے، تو اب بھی شریعت کا فرمان یہ ہے کہ اولاد کے لئے ہدایت کی دعا کرتے رہیں اور گاہے گاہے موقع مناسبت کے لحاظ سے اچھے انداز سے سمجھانے کی کوشش جاری رکھیں البتہ اولاد یا والدین کی طرف فطری میلان کو دبانے اور خدا اور رسول کی محبت کو غالب کرنے کا حکم ضرور ہمیشہ ساتھ رہتا ہے۔

مشرک والدین سے بھی دنیاوی اعتبار سے حسن سلوک کرنے کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا٘ وَّ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّۚ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور اگر وہ دونوں تجھ پر کوشش کریں کہ تو کسی ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور میری طرف رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل۔" (سورۂ لقمٰن، آیت، 15)

ماں باپ یا اولاد یا کوئی دوسرے رشتے دار جب خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہوں تو بہر حال قلبی دوستی کو مغلوب و معدوم کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(22)﴾ ترجمہ کنز العرفان: تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں اُن باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ اللہ کی جماعت ہے، سن لو! اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔ (سورہ مجادلہ، آیت، 22)

البتہ میلان طبعی پر پکڑ نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "مگر میل طبعی جیسے ماں باپ اولاد یا زن حسینہ کی طرف کہ جس طرح بے اختیار ہو زیر حکم نہیں پھر بھی اس تصور سے کہ یہ اللہ ورسول کے دشمن ہیں ان سے دوستی حرام ہے، بقدر قدرت اس کا دبانا یہاں تک کہ بن پڑے تو فنا کردینا لازم ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 14، ص 465-466، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

نابالغ اولاد کے باعتبار دین خیر الابوین کے تابع ہونے کے متعلق شامی میں ہے: "(والولد يتبع خير الأبوين دينا إن اتحدت الدار ولو حكما، بأن كان الصغير في دارنا والأب ثمة، بخلاف العكس) هذا يتصور من الطرفين في الإسلام العارض، بأن كان بينهما ولد صغير قبل إسلام أحدهما فإنه بإسلام أحدهما يصير الولد مسلما... قالوا إن إلحاقه بالمسلم أنفع له (وفی مقام آخر) فالصغار + تبع له بخلاف الكبار" نابالغ بچہ دین کے اعتبار سے والدین میں سے بہتر دین والے کے تابع ہوتا ہے، جبکہ دار متحد ہو اگرچہ حکما کہ بچہ دار الاسلام میں ہو اور باپ دار الحرب میں ہے برخلاف اس کے برعکس صورت میں۔ یہ صورت عارض یعنی بعد میں لائے گئے اسلام میں ہی ممکن ہے بایں طور کہ اسلام لانے سے پہلے ان دونوں کا نابالغ بچہ ہو، لہذا ایک کے اسلام لاتے ہی وہ اس کے

تابع ہوجائے گا، فقہائے کرام فرماتے ہیں اس صورت میں بچے کو مسلمان ماننا اس کے حق میں زیادہ فائدہ مند ہے۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا کہ صرف نابالغ اولاد تابع ہوگی بالغ اولاد نہیں۔ (ردالمحتار، ج03، ص196-197، ج04، ص169، دارالفکر)

جدالممتار میں ہے: ”لا تزول التبعية الی البلوغ نعم تزول التبعية اذا اعتقد دينا غير ابويه اذا عقل الاديان فحينئذ صار مستقلا“ بالغ ہونے تک تبعیت ختم نہیں ہوتی، ہاں ادیان کو سمجھ لینے کے بعد جب وہ والدین کے خلاف دین اپنائے تو اب تبعیت ختم ہوجائے گی اور وہ مستقل شمار ہوگا۔ (جدالممتار، ج04، ص650، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 26ربیع الآخر1448ھ/09اکتوبر2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net